بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَّ اٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ وَہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ۝ ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ (الجمعہ۔ ۴،۵)

اور (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت) اِن میں سے دوسرے لوگوں کیلئے بھی ہے جو ابھی اِن سے ملے نہیں ہیں۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم کے حوالہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظ فَیُدۡفَنُ مَعِیَ فِیۡ قَبۡرِیۡ کی حقیقت

عزیزم محترم رشید احمد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ

آپ نے اپنی ۲۳ رمئی ۲۰۱۶ء کی ای میل میں خاکسار کے مورخہ ۱۸ ردسمبر ۲۰۱۵ء کے خطبہ جمعہ جس کا عنوان تھا ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیان فرمودہ الفاظ فَیُدۡفَنُ مَعِیَ فِیۡ قَبۡرِیۡ کی حقیقت'' کے حوالہ سے بعض سوالات اُٹھائے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"I have watched this video many times. You have explained nothing. Some time you have said that the grave of Muhammad PBUH cannot be undone and bury in another body in the same grave. Some time you said that there is space reserved for Essa ibne Mariam. Some time you have said the other body may be buried near the grave of Muhammad PBUH. You have not said one word about the haqeeqat. MGA was buried hundreds of miles away from the grave of Muhammad PBUH. You have not shown any possibility how MGA could be close to Muhammad PBUH."

ترجمہ:۔ ''میں نے یہ ویڈیو (یعنی خطبہ جمعہ مورخہ ۱۸ ردسمبر ۲۰۱۵ء) کئی دفعہ دیکھی ہے۔ آپ نے کسی شئے کی بھی وضاحت نہیں کی ہے۔ بعض دفعہ آپ نے کہا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کو کھولا نہیں جائے گا اور اُسی قبر میں ایک اور جسم کو بھی دفن کیا جائے گا۔ بعض دفعہ آپ نے یہ کہا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم کیلئے جگہ مخصوص کی ہوئی ہے۔ بعض دفعہ آپ نے کہا ہے کہ دوسرے وجود کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کے قریب دفن کیا جائے گا۔ آپ نے حقیقت کے بارے میں ایک لفظ بھی نہیں کہا ہے۔ مرزا غلام احمدؑ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر سے سینکڑوں میل دور دفن ہیں۔ آپ نے کسی ایسے اِمکان کا ذکر نہیں کیا کہ کیسے مرزا غلام احمدؑ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہو سکتے ہیں۔''

عزیزم رشید احمد صاحب:۔ آپکے سوالوں یا اعتراضات کا جواب لکھنے سے پہلے خاکسار چند تمہیدی باتوں کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہے۔ آپ کو واضح رہے کہ اُمت محمدیہ میں نزول فرمانے والے موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم کے سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بذات خود اِس طرح فرمایا ہوا ہے:۔ ''عَنۡ عَبۡدِاللّٰہِ ابۡنِ عَمۡرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ: یَنۡزِلُ عِیۡسَی بۡنُ مَرۡیَمَ اِلَی الۡاَرۡضِ فَیَتَزَوَّجُ وَیُوۡلَدُ لَہٗ وَیَمۡکُثُ خَمۡسًا وَاَرۡبَعِیۡنَ سَنَۃً ثُمَّ یَمُوۡتُ فَیُدۡفَنُ مَعِیَ فِیۡ قَبۡرِیۡ فَاَقُوۡمُ اَنَا وَعِیۡسَی بۡنُ مَرۡیَمَ فِیۡ قَبۡرٍ وَاحِدٍ بَیۡنَ اَبِیۡ بَکۡرٍ وَعُمَرَ۔'' (مشکوٰۃ جلد ۳ باب نزول عیسیٰ علیہ السلام صفحہ ۴۹) حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم تشریف لائیں گے وہ شادی کرینگے اور اُنکی اولاد ہوگی۔ وہ پینتالیس (۴۵) سال زمین میں رہیں گے پھر وفات پائیں گے اور

میرے ساتھ میری قبر میں دفن ہونگے پھر (قیامت کے دن) میں اور عیسیٰ بن مریم ابوبکرؓ وعمرؓ کے درمیان ایک ہی قبر سے اُٹھیں گے۔

عزیزم مذکورہ بالا حدیث کے حوالہ سے پہلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ حدیث سچی ہے اور اگر یہ حدیث سچی ہے تو اِسکی دلیل کیا ہے؟ بانئے جماعت احمدیہ امام مہدی و مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ نے حدیثوں کے سلسلہ میں اُمت کی جو راہنمائی فرمائی ہے یا جو معیار آپؑ نے مقرر فرمایا ہے۔ آئیں ہم مذکورہ بالا حدیث کو اُسی پیمانے اور اُسی معیار پر پرکھتے ہیں۔ حضورؑ کشتی نوح میں فرماتے ہیں:۔

''ہاں حدیث بھی اگرچہ اکثر حصہ اِس کا ظن کے مرتبہ پر ہے۔ مگر بشرط عدم تعارض قرآن وسنت تمسک کے لائق ہے۔ اور مؤید قرآن و سنت ہے اور بہت سے اسلامی مسائل کا ذخیرہ اِسکے اندر موجود ہے۔ پس حدیث کا قدر نہ کرنا گویا ایک عضو اسلام کا کاٹ دینا ہے۔ ہاں اگر ایک ایسی حدیث ہو جو قرآن وسنت کے نقیض ہو۔ اور نیز ایسی حدیث کی نقیض ہو جو قرآن کے مطابق ہے۔ یا مثلاً ایک ایسی حدیث ہو جو صحیح بخاری کے مخالف ہے۔ تو وہ حدیث قبول کے لائق نہیں ہوگی۔ کیونکہ اُسکے قبول کرنے سے قرآن کو اور اُن تمام اَحادیث کو جو قرآن کے موافق ہیں ردّ کرنا پڑتا ہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ کوئی پرہیزگار اِس پر جرأت نہیں کرے گا کہ ایسی حدیث پر عقیدہ رکھے کہ وہ قرآن اور سنت کے برخلاف اور ایسی حدیثوں کے مخالف ہے۔ جو قرآن کے مطابق ہیں۔ بہرحال اَحادیث کی قدر کرو۔ اور اِن سے فائدہ اٹھاؤ۔ کہ وہ آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب ہیں۔ اور جب تک قرآن اور سنت اُن کی تکذیب نہ کرے تم بھی اُن کی تکذیب نہ کرو۔ بلکہ چاہیے کہ اَحادیث نبویہ پر ایسے کاربند ہو کہ کوئی حرکت نہ کرو۔ اور نہ سکون اور نہ کوئی فعل کرو اور نہ ترک فعل۔ مگر اُس کی تائید میں تمہارے پاس کوئی حدیث ہو۔ لیکن اگر کوئی ایسی حدیث ہو جو قرآن شریف کے بیان کردہ قصص سے صریح مخالف ہے تو اُسکی تطبیق کیلئے فکر کرو۔ شاید وہ تعارض تمہاری ہی غلطی ہو۔ اور اگر کسی طرح وہ تعارض دُور نہ ہو تو ایسی حدیث کو پھینک دو۔ کہ وہ رسول ﷺ کی طرف سے نہیں ہے۔ اور اگر کوئی حدیث ضعیف ہے مگر قرآن سے مطابقت رکھتی ہے تو اس حدیث کو قبول کرلو۔ کیونکہ قرآن اُس کا مصدق ہے۔ اور اگر کوئی ایسی حدیث ہے جو کسی پیشگوئی پر مشتمل ہے مگر محدثین کے نزدیک وہ ضعیف ہے۔ اور تمہارے زمانہ میں یا پہلے اِس سے اِس حدیث کی پیشگوئی سچی نکلی ہے تو اِس حدیث کو سچی سمجھو۔ اور ایسے محدثوں اور راویوں کو مخطی اور کاذِب خیال کرو جنہوں نے اِس حدیث کو ضعیف اور موضوع قرار دیا ہو۔ ایسی حدیثیں صدہا ہیں جن میں پیشگوئیاں ہیں۔ اور اکثر اِن میں سے محدثین کے نزدیک مجروح یا موضوع یا ضعیف ہیں۔ پس اگر کوئی حدیث اِن میں سے پوری ہو جائے اور تم یہ کہہ کر ٹال دو۔ کہ ہم اِس کو نہیں مانتے کیونکہ یہ حدیث ضعیف ہے، یا کوئی راوی اِس کا متدین نہیں ہے۔ تو اِس صورت میں تمہاری خود بے ایمانی ہوگی کہ ایسی حدیث کو ردّ کر دو جس کا سچا ہونا خدا نے ظاہر کر دیا۔ خیال کرو کہ اگر ایسی حدیث ہزار ہو۔ اور ہزار پیشگوئی اُسکی سچی نکلے تو کیا تم ان حدیثوں کو ضعیف قرار دیکر اسلام کے ہزار ثبوت کو ضائع کر دو گے۔ پس اس صورت میں تم اسلام کے دشمن ٹھہرو گے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ۔ (الجن، ۲۷۔۲۸) پس سچی پیشگوئی بجز سچے رسول کے کس کی طرف منسوب ہوسکتی ہے۔ کیا ایسے موقعہ پر یہ کہنا مناسب حالت ایمانداری نہیں ہے کہ صحیح حدیث کو ضعیف کہنے میں کسی محدث نے غلطی کھائی۔ اور یا یہ کہنا مناسب ہے کہ جھوٹی حدیث کو سچی کر کے خدا نے

غلطی کھائی۔ اور اگر ایک حدیث ضعیف درجہ کی بھی ہو۔ بشرطیکہ وہ قرآن اور سنت اور ایسی احادیث کے مخالف نہیں جو قرآن کے موافق ہیں تو اِس حدیث پر عمل کرو۔'' (روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۶۲ تا ۶۴)

حضرت بانئے جماعتؑ کی راہنمائی کے مطابق اگر کوئی حدیث کسی پیشگوئی پر مشتمل ہے اور وہ پیشگوئی کلی طور پر یا جزوی طور پر پوری ہو جاتی ہے تو ایسی حدیث کو جھوٹی نہیں کہا جا سکتا۔ مذکورہ بالا حدیث جو حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے روایت کی ہے۔ اِس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے نزول عیسیٰ ابن مریم کے سلسلہ میں کئی پیشگوئیوں کا ذکر فرمایا ہے جو کہ اس طرح ہیں:۔ مثلاً (۱) مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا اُمت محمدیہ میں نازل ہونا۔ (۲) نزول کے بعد مسیح عیسیٰ ابن مریم کی شادی ہونا۔ (۳) نزول کے بعد مسیح عیسیٰ ابن مریم کا دنیا میں ۴۵ سال تک زندہ رہنا۔ (۴) مسیح عیسیٰ ابن مریم کا وفات پانا۔ (۵) مسیح عیسیٰ ابن مریم کی تدفین آنحضرت ﷺ کی قبر میں ہونا۔ (۶) قیامت کے دن آنحضرت ﷺ اور مسیح عیسیٰ ابن مریم کا ابوبکرؓ و عمرؓ کے درمیان ایک ہی قبر سے اُٹھنا۔

قارئین کرام کو واضح رہے کہ آنحضرت ﷺ نے نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم کی مذکورہ بالا حدیث اپنی زندگی میں بیان فرمائی تھیں اور اُس وقت آپکے دونوں جید اصحاب حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ (شیخین) بھی بقید حیات تھے۔ مذکورہ بالا حدیث میں آنحضرت ﷺ نے ایک پیشگوئی یہ فرمائی تھی کہ ''فَاَقُوْمُ اَنَا وَ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ فِیْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ بَیْنَ اَبِیْ بَکْرٍ وَ عُمَرَ۔ کہ قیامت کے دن میں اور عیسیٰ بن مریم ابوبکرؓ و عمرؓ کے درمیان ایک ہی قبر سے اُٹھیں گے''۔ آنحضرت ﷺ کے اِن الفاظ سے پتہ ملتا ہے کہ وفات کے بعد شیخین یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کی تدفین یقیناً آنحضرت ﷺ کی قبر مبارک کے دائیں بائیں ہوگی۔ کیونکہ اگر شیخین کی تدفین اس طرح ہوگی تو پھر تبھی آنحضرت ﷺ اور مسیح عیسیٰ ابن مریم قیامت کے دن حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کے درمیان ایک ہی قبر سے اُٹھیں گے۔ اب آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد عملاً کیا واقعہ رُونما ہوتا ہے؟ آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کی تدفین اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے حجرہ میں ہوتی ہے۔ آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد اُمت حضرت ابوبکر صدیقؓ کو خلیفۃ الرسول اوّل منتخب فرماتی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی وفات کے بعد آپؓ کی تدفین کہاں ہوئی؟ اِس حوالہ سے نبی احمد سُہا اپنی کتاب ''اصحابؓ رسول ﷺ اور اُنکے کارنامے'' میں لکھتے ہیں:۔

''پھر آپؓ (حضرت ابوبکر صدیقؓ۔ ناقل) نے پوچھا'' آج کیا دن ہے؟'' بتایا گیا، پیر ہے۔ کہا'' میرے آقا رسولؐ اللہ کا وصال اسی دن تو ہوا تھا؟'' لوگوں نے جواب دیا، جی ہاں۔ کہنے لگے'' جی چاہتا ہے کہ آج ہی، اُسی وقت، شام تک رحلت کر جاؤں۔'' اللہ کی مہربانی سے یہ خواہش بھی پوری ہوئی۔ اُسی دن شام کو حالت غنودگی میں تھے کہ یکا یک آنکھیں کھولیں، نظریں اُوپر کی طرف جم گئیں اور زبان صدیقؓ پر یہ کلام جاری ہو گیا'' اَنْتَ وَلِیِّیْ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ۔ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْن'' (میرے اللہ! تُو ہی دنیا اور آخرت میں میرا مددگار و کارساز ہے۔ تُو اس حالت میں مجھ کو موت دے کہ میں تیرا فرماں بردار رہوں اور مرنے کے بعد مجھے بہت صالح اور اچھے لوگوں میں شامل کر دے)۔ اِسکے بعد زبان ہمیشہ کیلئے بند ہو گئی اور رُوحِ صدیقؓ وصال کیلئے عالم اَرواح کی طرف پرواز کر گئی۔ ۶۳ سال کی عمر

تھی، جمادی الآخر کی ۲۱ تاریخ اور سنہ ۱۳ ہجری۔آپؓ نے دو برس تین مہینے اور دس دن خلافت کے فرائض انجام دیے۔وصیّت کے مطابق اُسی وقت غُسل اور نماز جنازہ کا سامان کیا گیا۔آپکی ایک بیوی حبیبہؓ بنت خارجہ نے چادروں کو دھویا اور دوسری بیوی اَسماءؓ بنت عُمیس نے آپ کو غُسل دیا۔آپکے بیٹے عبدالرحمنؓ غُسل دینے میں مدد کررہے تھے۔غُسل کے بعد تین چادروں میں کفن دیا اور جس تخت پر لٹا کر رسول اللہ ﷺ کی نماز جنازہ پڑھی گئی تھی، اُسی پر آپؓ کی نمازِ جنازہ بھی پڑھی گئی۔حضرت عمرؓ نے امامت کی۔عبدالرحمن بن ابی بکرؓ، حضرت عُمر فاروقؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت طلحہؓ نے قبر میں اُتارا جو حضورؐ کی قبر کے مشرقی پہلو میں اس طور پر کھودی گئی تھی کہ جب اُس میں لٹائیں تو خلیفہ اوّلؓ کا سر حضور ﷺ کے بغل میں رہے۔جس ذاتِ گرامی کیساتھ پوری زندگی گزاری تھی، وفات کے بعد بھی اُسی کے پہلو میں لیٹے۔'' (اصحابؓ رسول ﷺ اور اُنکے کارنامے۔صفحات ۱۰۴، ۱۰۵)

اسی طرح حضرت عمرؓ کی شہادت اور تدفین کے حوالہ سے مذکورہ مصنف اپنے اِسی کتاب میں لکھتے ہیں:۔

''حضرت مغیرہؓ بن شعبہ کا ایک ایرانی النسل غلام ابولولو فیروز نامی تھا۔اُس نے حضرت عمرؓ سے شکایت کی کہ مغیرہ مجھ سے روزینہ زیادہ لیتے ہیں۔آپ اُس میں کمی کرادیں۔پوچھا ''کیا دیتے ہو؟'' اس نے بتایا ''روزانہ دو درہم۔آپؓ نے پوچھا ''کمائی کا ذریعہ کیا ہے؟'' اُس نے بتایا ''نجاری، نقاشی اور آہنگری۔'' آپؓ نے فرمایا ایسے منفعت بخش ذرائع رکھنے والا آدمی تو دو درہم بڑی آسانی سے دے سکتا ہے۔'' دوسرے دن فجر کے وقت جب آپؓ نماز پڑھا رہے تھے، ابولولو مسجد میں داخل ہوا اور آپ پر خنجر سے چھ وار کیے جن میں سے ایک زیر ناف لگا اور وہی شہادت کا باعث ہوا۔جب لوگوں نے اُسے پکڑا تو اُس نے خودکشی کرلی۔حضرت عمرؓ زخمی ہوکر گر پڑے اور پوچھا ''حملہ آور کون ہے؟'' لوگوں نے نام بتایا تو کہا ''میں اللہ کی بارگاہ میں شکرگزار ہوں کہ میرا قاتل کوئی مسلمان نہیں۔'' حضرت عبدالرحمنؓ بن عوف نے نماز فجر پڑھائی اور لوگوں نے آپؓ کو گھر لے جاکر دوا پلائی تو وہ زخم کے راستے سے باہر نکل پڑی۔اِس لیے یقین ہوگیا کہ جانبر نہیں ہوسکیں گے۔آپؓ نے اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہؓ سے کہا ''عائشہؓ کے پاس جاکر درخواست کرو کہ وہ حُجرے میں آنحضرت ﷺ کے قریب مجھے دفن ہونے کی اجازت دے دیں۔'' وہ گئے تو عائشہؓ رورہی تھیں۔عبداللہ کے جواب میں کہا ''یہ جگہ میں نے اپنے لیے رکھی تھی لیکن عمرؓ کو اپنی ذات پر ترجیح دیتی ہوں۔'' صاحبزادے نے واپس آکر خوشخبری سُنائی تو فرمایا ''میری سب سے بڑی آرزو یہی تھی۔''

(ایضاً۔صفحات ۱۷۰، ۱۷۱)

آنحضرت ﷺ کے دونوں بزرگ جانشینوں کی تدفین سے یہ قطعی طور پر ثابت ہوجاتا ہے کہ عبداللہ بن عمروؓ کی روایت کردہ حدیث بالکل سچی ہے کیونکہ روایت میں بیان فرمودہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی آنحضرت ﷺ کے دائیں بائیں تدفین کی پیشگوئی جب سچی ثابت ہوگئی تو پھر لازماً نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم کے سلسلہ میں آنحضرت ﷺ کی بیان فرمودہ دیگر پیشگوئیاں بھی سچی ہیں۔

عزیزم رشید احمد صاحب:۔ایک دوسرا سوال آپکے ذہن میں یا کسی بھی مخالف کے ذہن میں یہ پیدا ہوسکتا ہے کہ چونکہ حضرت مرزا غلام احمدؑ کا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ بھی تھا لہٰذا اگر آپ اپنے اِس دعوے میں سچے تھے تو پھر آپکی تدفین آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق

کیوں نہ ہوئی ؟؟ اب اِس سوال یا اعتراض کے جواب میں خاکسار چند گذارشات پیش کرتا ہے جو کہ درج ذیل ہیں :۔

[۱] آپ کو واضح رہے کہ نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم کے متعلق آنحضرت ﷺ کی جو احادیث ہیں ہم احمدیوں کو چھوڑ کر باقی اُمت محمدیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی احادیث میں نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم سے مراد اُسی اسرائیلی مسیح عیسیٰ ابن مریم [جو بن باپ پیدا ہوئے تھے اور جن پر انجیل نازل ہوئی تھی] کا زندہ بجسم عنصری آسمان سے نازل ہونا مراد ہے۔ اُنکے بقول آنحضرت ﷺ کی حدیث کے مطابق وہی اسرائیلی مسیح عیسیٰ ابن مریم اپنے نزول کے بعد دنیا میں شادی کریں گے۔ اُنکی اولاد ہوگی اور پھر دین اسلام کی خدمت کرنے کے بعد وہ وفات پائیں گے اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق اُنکی تدفین ہوگی۔ وغیرہ

[۲] آپ کو یہ بھی واضح رہے کہ آنحضرت ﷺ کی نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم کی پیشگوئی کے مطابق اُمت محمدیہ میں بطور موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم نزول فرمانیوالے ایک سے زیادہ وجود ہیں۔ اور بطور ثبوت اِسکی تفصیل خاکسار کی کتاب غلام مسیح الزماں کے صفحہ ۱۵۲ پر ''غلام مسیح الزماں کی خبر احادیث میں'' کے عنوان کے تحت پڑھی جاسکتی ہے۔

[۳] آنحضرت ﷺ کی نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم کی پیشگوئی کے سلسلہ میں اِبتداً حضرت مرزا غلام احمدؑ کا بھی ۱۸۹۰ء تک وہی عقیدہ تھا جو کہ اُمت محمدیہ میں آج تک مروج ہے لیکن ۱۸۹۰ء کے آخر میں جب اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو یہ خبر دیدی کہ اسرائیلی مسیح عیسیٰ ابن مریم تو باقی انسانوں کی طرح فوت ہوگیا ہے اور نبی پاک ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق اُمت محمدیہ میں نزول فرمانیوالے مسیح عیسیٰ ابن مریم بعض اُمتی افراد ہونگے۔ آنحضرت ﷺ نے اُن اُمتی افراد کی اسرائیلی مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام سے خُو بُو اور حالات و واقعات کی مشابہت کی وجہ سے اُنہیں مسیح عیسیٰ ابن مریم کا نام دیا ہے۔ میں نے اپنے مذکورہ خطبہ جمعہ میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ایک حدیث [عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا قَالَ لَنْ تَهْلِكَ اُمَّةٌ ''اَنَا فِيْ اَوَّلِهَا وَعِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ فِيْ اٰخِرِهَا وَالْمِهْدِيُّ وَسَطِهَا۔'' (کنز العمال ۲ / ۱۸۷۔ جامع الصغیر ۲ / ۱۰۴) حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا وہ اُمت ہرگز ہلاک نہیں ہوسکتی جس کے شروع میں، میں اور آخر میں عیسیٰ بن مریم اور درمیان میں مہدی ہونگے۔] کا حوالہ دے کر بتایا تھا کہ امام مہدی کے بعد نزول فرمانے والے مسیح عیسیٰ ابن مریم سے مراد بذات خود امام مہدی (حضرت مرزا غلام احمدؑ) نہیں ہیں (جیسا کہ جماعت احمدیہ محمود ثم قبرستان عقیدہ رکھتی ہے) بلکہ امام مہدی کے بعد نزول فرمانیوالا عیسیٰ ابن مریم ایک الگ وجود ہے اور یہ وہی موعود زکی غلام ہے جس کی ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمدؑ کو بشارت بخشی تھی۔ اور پھر ہم احمدیوں کے ایمان اور عقیدہ کے مطابق حضرت مرزا غلام احمدؑ کی وحی والہام میں بھی اللہ تعالیٰ نے اِس موعود زکی غلام کو مسیح عیسیٰ ابن مریم قرار دیا ہوا ہے۔

[۴] اُمت محمدیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق اسرائیلی مسیح عیسیٰ ابن مریم ناصریؑ کا آسمان سے نزول ہوگا۔ وہ دین اسلام کی خدمت کرنے کے بعد فوت ہونگے اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق اُنکی تدفین آپکی لحد مبارک کو کھول کر اُسی قبر مبارک میں نہیں ہوگی بلکہ اُنکی تدفین کیلئے روضہ رسول ﷺ کے اندر اُمت محمدیہ نے ایک چوتھی قبر کی جگہ چھوڑی ہوئی ہے۔ آنحضرت

ﷺ کے فرمودہ کے مطابق اپنی وفات کے بعد موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم کی تدفین اُسی مجوزہ قبر میں ہوگی۔ خاکسار کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم کی تدفین آپ ﷺ کے روضہ میں چھوڑی گئی قبر میں ہی انشاء اللہ تعالیٰ ہوگی اور اِسی حوالہ سے خاکسار نے خطبہ جمعہ میں امام مہدی و مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ کا ایک حوالہ بھی پڑھا تھا۔ جیسا کہ آپؑ اپنی کتاب ازالہ اوہام (روحانی خزائن جلد ۳ صفحات ۳۵۱ تا ۳۵۲) پر فرماتے ہیں:۔

''یوں تو آپ حضرت مسیح (مسیح ابن مریم ناصریؑ۔ ناقل) کی لاش کو بڑی عزت کیساتھ دفن کرنا چاہتے ہیں جبکہ کہتے ہیں کہ حضرت سیّدنا جناب رسول اللہ ﷺ کی قبر میں دفن کیے جائیں گے۔۔۔۔ فرض کے طور پر اگر اِس حدیث کو جو نصوص بیّنہ کے مخالف صریح پڑی ہوئی ہے صحیح بھی مان لیں اور اِسکے معنی کو ظاہر پر ہی حمل کریں تو ممکن ہے کہ کوئی مثیل مسیح ایسا بھی ہو جو آنحضرت ﷺ کے روضہ کے پاس مدفون ہو۔''

عزیزم رشید احمد صاحب:۔ تکبیر ٹی وی چینل پر اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھنے والے ایک مولانا جناب سیّد ظفر اللہ شاہ صاحب کی میزبانی میں مورخہ ۱۵ اور ۲۱ مئی ۲۰۱۶ء کو حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی حیات و وفات کے بارے میں سوال و جواب پر مشتمل دو پروگرام نشر ہوئے تھے۔ مولانا صاحب اپنے عقیدہ کے مطابق آنحضرت ﷺ کی نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم کی پیشگوئی کے سلسلہ میں اسرائیلی مسیح عیسیٰ ابن مریم ناصری علیہ السلام کے حوالہ سے (میرے پاس اِس پروگرام کی ریکارڈنگ بھی موجود ہے) کسی محمودی احمدی کے سوال کے جواب میں فرماتے ہیں۔

''آگے آتے ہیں جناب۔ وہ منان صاحب کے حوالہ سے میں عرض کر رہا تھا۔ اُنکی ولادت عیسیٰ علیہ السلام کی دیکھئے کہ وہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے نمبر ۱۔ پنگھوڑے میں کلام کرنا نمبر ۲۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام کے جو معجزات قرآن کریم میں ہیں جس کا آپ انکار کرتے ہیں لیکن ہم اُنکا اقرار کرتے ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ پاک نے معجزات عطا فرمائے۔ عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ پاک نے رُوح اللہ قرار دیا۔ کلمۃ اللہ قرار دیا۔ اور ایک پروگرام میں یہ کہا گیا کہ اُنکی مثال تو حضرت آدم علیہ السلام کی طرح ہے اور یہ دیکھئے کہ کتنی مماثلت بن رہی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت آدم علیہ السلام کی۔ کہ آدم علیہ السلام بھی آسمان سے اُترے۔ نوٹ فرمایئے گا۔ آدم علیہ السلام بھی آسمانوں پر تھے۔ آسمان سے پھر نیچے آئے۔ یہاں آکر اُنکی وفات ہوئی۔ بالکل جیسے عیسیٰ علیہ السلام اب آسمانوں سے آئیں گے۔ یہاں اُنکی شادی ہوگی۔ بچے ہونگے۔ دین اسلام کی خدمت کریں گے۔ اور حدیث پاک میں حضور علیہ السلام کے باقاعدہ طور پر حضور کے حجرہ مبارک میں۔ یہاں پر مغالطہ یہ (احمدیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے۔ ناقل) ڈالتے ہیں کہ دیکھیں کتنی بڑی گستاخی ہوگی کہ حضور کی قبر کو کھودا جائے گا۔ ناں ناں حضور کی قبر پاک۔ حضور کی قبر پاک اور شیخین کی قبر پاک کے درمیان جگہ ہے جہاں عیسیٰ علیہ السلام کی تدفین ہوگی۔''

نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے متعلق اُمت محمدیہ کا عقیدہ

عزیزم:۔موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم کی تدفین کے سلسلہ میں خاکسار کا بھی وہی عقیدہ ہے جو جناب سیّد ظفر اللہ شاہ صاحب نے بیان کیا ہے۔فرق صرف یہ ہے کہ جناب سیّد ظفر اللہ شاہ صاحب اور اُمت محمدیہ کے دیگر علماء موسوی مریم علیہ السلام کے گھر میں پیدا ہونے والے اُسی مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ناصریؑ کی تدفین کی بات کرتے ہیں جو دو ہزار سال پہلے بن باپ پیدا ہوئے تھے اور جن پر انجیل نازل ہوئی تھی۔جبکہ خاکسار گذارش کرتا ہے اور میرے آقا امام مہدی و مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ بھی یہی فرماتے ہیں کہ موسوی مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام تو باقی انسانوں اور نبیوں کی طرح وفات پا چکے ہیں۔آنحضرت ﷺ کی نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم سے بعض اُمتی افراد کا نزول مراد ہے جنہیں حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم ناصریؑ سے اُنکی خُو بُو اور واقعات اور حالات کی مشابہت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اُنہیں مسیح عیسیٰ ابن مریم قرار دے کر اُنکی پیشگوئیاں اپنے پیارے نبی ﷺ کو بخشی تھیں۔اور انہی موعود مسیحوں میں سے ایک موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم ایسا بھی ہوگا کہ جس کی تدفین آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی ''فَیُدْفَنُ مَعِیَ فِیْ قَبْرِیْ'' کے مطابق آپ ﷺ کے روضہ کے اندر آپ کے قدموں میں ہوگی۔

[۵] بانئے جماعت حضرت مرزا غلام احمدؑ کا دعویٰ تھا کہ آپؑ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق موعود امام مہدی و مسیح موعود ہیں۔اور آپ اپنے اِن دعاوی میں سونے کی طرح سچے تھے۔اپنے دعویٰ مسیح موعود کے باوجود آپؑ نے لکھا ہے کہ ممکن ہے کہ بعض احادیث کے الفاظ جو مجھ پر صادق نہیں آتے میرے بعد اللہ تعالیٰ میرے کسی پیروکار کو بطور موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم نازل فرمادے اور وہ موعود بھی ہو اور اُس پر بعض احادیث کے الفاظ پورے ہوجائیں وغیرہ۔افادۂ عام کیلئے اِس حوالہ سے خاکسار حضرت مرزا غلام احمدؑ کے چند اقتباسات یہاں درج کرتا ہے۔جیسا کہ آپؑ اپنی کتاب ازالہ اوہام میں فرماتے ہیں:۔

(1)''میں نے صرف مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور میرا یہ بھی دعویٰ نہیں کہ صرف مثیل ہونا میرے پر ہی ختم ہوگیا ہے بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ آئندہ زمانوں میں میرے جیسے اور دس ہزار ۱۰۰۰۰ بھی مثیل مسیح آجائیں ہاں اِس زمانہ کیلئے میں مثیل مسیح ہوں اور دوسرے کی اِنتظار بے سود ہے اور یہ بھی ظاہر رہے کہ یہ کچھ میرا ہی خیال نہیں کہ مثیل مسیح بہت ہوسکتے ہیں بلکہ اَحادیث نبویہ کا بھی یہی منشاء پایا جاتا ہے۔کیونکہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ دنیا کے آخیر تک قریب تیس ۳۰ کے دَجّال پیدا ہوں گے۔اب ظاہر ہے کہ جب تیس ۳۰ دَجّال کا آنا ضروری ہے تو بحکم لکل دجال عیسیٰ۔تیس مسیح بھی آنے چاہیں۔پس اِس بیان کی رو سے ممکن اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی آجائے جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آسکیں۔کیونکہ یہ عاجز اِس دنیا کی حکومت اور بادشاہت کیساتھ نہیں درویشی اور غربت کے لباس میں آیا ہے۔اور جبکہ یہ حال ہے تو پھر علماء کیلئے اِشکال ہی کیا ہے ممکن ہے کہ کسی وقت اُنکی یہ مراد بھی پوری ہوجائے۔''(روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۹۷ تا ۱۹۸)

(2)''اور اگر مولوی صاحب (محمد حسین بٹالوی۔ناقل) یہ عذر پیش کریں کہ ہم نے اگرچہ اپنے ریویو میں اِمکانی طور پر مثیل مسیح ہونا آپکا مان لیا ہے اور ایسا ہی ظِلّی اور روحانی طور پر مسیح موعود ہونا بھی مان لیا ہے۔لیکن ہم نے یہ کب مانا ہے کہ آپ بہمہ وجوہ اُن پیشگوئیوں کے

مصداق کامل ہیں جو مسیح ابن مریم کے بارہ میں صحاح میں موجود ہیں؟ اِس عذر کا جواب یہ ہے کہ اِس عاجز کی طرف سے بھی یہ دعویٰ نہیں کہ مسیحیت کا میرے وجود پر ہی خاتمہ ہے اور آئندہ کوئی مسیح نہیں آئے گا بلکہ میں تو مانتا ہوں اور بار بار کہتا ہوں کہ ایک کیا دس ہزار سے بھی زیادہ مسیح آ سکتا ہے اور ممکن ہے کہ ظاہری جلال اور اِقبال کیساتھ بھی آوے۔'' (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۵۰ تا ۲۵۱)

(3) ''ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر ظاہر پر ہی اِن بعض حدیثوں کو جو ہنوز ہماری حالت موجودہ سے مطابقت نہیں رکھتیں محمول کیا جاوے تب بھی کوئی حرج کی بات نہیں۔ کیونکہ ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ اِن پیشگوئیوں کو اِس عاجز کے ایک ایسے کامل مُتَّبع کے ذریعہ سے کسی زمانہ میں پورا کر دیوے جو منجانب اللہ مثیل مسیح کا مرتبہ رکھتا ہو اور ہر ایک آدمی سمجھ سکتا ہے کہ متبعین کے ذریعہ سے بعض خدمات کا پورا ہونا درحقیقت ایسا ہی ہے کہ گویا ہم نے اپنے ہاتھ سے وہ خدمات پوری کیں۔ بالخصوص جب بعض متبعین فنافی الشیخ کی حالت اختیار کر کے ہمارا ہی رُوپ لے لیں اور خدا تعالیٰ کا فضل اُنہیں وہ مرتبہ ظِلّی طور پر بخش دیوے جو ہمیں بخشا۔ تو اِس صورت میں بلاشبہ اُنکا ساختہ پرداختہ ہمارا ساختہ پرداختہ ہے کیونکہ جو ہماری راہ پر چلتا ہے وہ ہم سے جدا نہیں اور جو ہمارے مقاصد کو ہم میں ہو کر پورا کرتا ہے وہ درحقیقت ہمارے ہی وجود میں شامل ہے۔ اِسلئے وہ جزو اور شاخ ہونے کی وجہ سے مسیح موعود کی پیشگوئی میں بھی شریک ہے۔ کیونکہ وہ کوئی جدا شخص نہیں۔ پس اگر ظِلّی طور پر وہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مثیل مسیح کا نام پاوے اور موعود میں بھی داخل ہو تو کچھ حرج نہیں۔ کیونکہ گو مسیح موعود ایک ہی ہے مگر اِس ایک میں ہو کر سب موعود ہی ہیں کیونکہ وہ ایک ہی درخت کی شاخیں اور ایک ہی مقصد موعود کی رُوحانی یگانگت کی راہ سے متمّم و مکمّل ہیں اور اُن کو اُنکے پھلوں سے شناخت کرو گے۔'' (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۱۶ تا ۳۱۷)

(4) ''اب یہ سوال بھی قابل حل ہے کہ مسیح ابن مریم تو دَجّال کیلئے آئے گا۔ آپ اگر مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہو کر آئے ہیں تو آپکے مقابل پر دَجّال کون ہے؟ اِس سوال کا جواب میری طرف سے یہ ہے کہ گو میں اِس بات کو تو مانتا ہوں کہ ممکن ہے کہ میرے بعد کوئی اور مسیح ابن مریم بھی آوے اور بعض اَحادیث کی رُو سے وہ موعود بھی ہو اور کوئی ایسا دَجّال بھی آوے جو مسلمانوں میں فتنہ ڈالے مگر میرا مذہب یہ ہے کہ اِس زمانہ کے پادریوں کی مانند کوئی اب تک دَجّال پیدا نہیں ہوا اور نہ قیامت تک پیدا ہوگا۔'' (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۶۲)

امام مہدی و مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ اپنے بعد ایک موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم کی یقینی خبر دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

(۱) ''بالآخر ہم یہ بھی ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ ہمیں اِس سے اِنکار نہیں کہ ہمارے بعد کوئی اور بھی مسیح کا مثیل بن کر آوے کیونکہ نبیوں کے مثیل دنیا میں ہوتے رہتے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیشگوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے۔ کہ میری ہی ذُرّیت سے ایک شخص پیدا ہوگا۔ جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی۔ وہ آسمان سے اُترے گا اور زمین والوں کی راہ سیدھی کر دیگا۔ وہ اَسیروں کو رُستگاری بخشے گا اور اُنکو جو شبہات کی زنجیروں میں مقید ہیں رہائی دیگا۔ فرزند دلبند گرامی اَرجمند۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَ الْعَلَآءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔'' (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۷۹ تا ۱۸۰)

(۲) ''اِس مسیح کو بھی یاد رکھو جو اِس عاجز کی ذُرّیت میں سے ہے جس کا نام اِبن مریم بھی رکھا گیا ہے کیونکہ اِس عاجز کو براہین میں مریم کے

نام سے بھی پکارا ہے۔‘‘(روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۱۸)

(۳)’’ایک اُولوالعزم پیدا ہوگا وہ حسن اور احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔وہ تیری ہی نسل سے ہوگا۔فرزند دلبند گرامی اَرجمند۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَ الْعَلَآءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ ‘‘(روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۴۲ تا ۴۳۴)

(۴)’’خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کیلئے تیری ہی ذُرّیت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اُس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا اور اُسکے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کرینگے۔سو اُن دنوں کے منتظر رہو اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اُسکے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔‘‘(روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۶ حاشیہ)

قرآن کریم میں موسوی مریمؑ اور مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے بارے میں آیات:۔محترمہ حنہ زوجہ عمران نے اللہ تعالیٰ کے حضور بچے کیلئے دعا مانگی اور منت مانی کہ جو بچہ میرے ہاں پیدا ہوگا، میں اس کو ہیکل کی عبادت کیلئے وقف کر دونگی۔لیکن لڑکے کی بجائے حنہ کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام مریم رکھا گیا۔محترمہ حنہ لڑکی کی پیدائش پر غمگین تھی لیکن اسے کیا خبر تھی کہ یہ لڑکی کتنی عظیم بننے والی ہے ؟بعد ازاں حضرت مریم کی نگہداشت، پرورش اور تعلیم و تربیت حضرت زکریا علیہ السلام کے سپرد ہوئی۔آپؑ نہایت نیک اور پرہیزگار تھیں۔اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ کیساتھ بغیر کسی ظاہری سامان کے آپ کو ایک بیٹا عطا فرمایا جس کا نام نامی مسیح عیسیٰ ابن مریم تھا۔یہ بیٹا بلاشبہ ایک رحمت کا نشان، ایک قدرت کا نشان اور اللہ تعالیٰ کا ایک کلمہ تھا۔ولادت مسیح عیسیٰ ابن مریم کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

(1)’’قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا۝ قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّ لَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّ لَمْ اَكُ بَغِيًّا۝ قَالَ كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَ لِنَجْعَلَهٗۤ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَ رَحْمَةً مِّنَّا وَ كَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۝‘‘(مریم:۲۰،۲۱،۲۲)

ترجمہ۔اُس (فرشتہ) نے کہا میں تو تیرے ربّ کا فرستادہ ہوں تا کہ تجھے ایک زکی غلام (پاک اور نیک لڑکا) دوں۔اُس (مریم) نے کہا میرے ہاں غلام (لڑکا) کیسے ہوگا حالانکہ مجھے کسی بشر نے چھوا تک نہیں ہے اور نہ میں بدکار ہوں۔اُس (فرشتہ) نے کہا اِسی طرح ہے، تیرا ربّ کہتا ہے کہ یہ مجھ پر آسان ہے اور تا کہ ہم اُسے لوگوں کیلئے ایک نشان اور اپنی طرف سے رحمت بنائیں اور یہ ایک طے شدہ بات ہے۔

(2)’’فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَ كُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا۝‘‘(مریم:۲۴) ترجمہ۔پس دردِزہ اُسے کھجور کے تنے کی طرف لے گیا۔اُس نے کہا اے کاش! میں اِس سے پہلے مر جاتی اور بھولی بسری ہو چکی ہوتی۔

(3)’’وَ هُزِّيْۤ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا۝‘‘(مریم:۲۶) ترجمہ۔اور کھجور کے تنے کو اپنی طرف ہلا وہ تجھ پر تروتازہ پکی ہوئی کھجوریں گرائے گی۔

(4)"فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ؕ قَالُوْا یٰمَرْیَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَیْئًا فَرِیًّا o یٰۤاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّ مَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِیًّا o" (مریم:۲۸،۲۹) ترجمہ۔ پھر وہ اُسے اُٹھائے ہوئے اپنی قوم کی طرف لائی۔ اُنہوں نے کہا اے مریم! یقیناً تو نے بہت بُرا کام کیا ہے۔ اے ہارون کی بہن! تیرا باپ تو بُرا آدمی نہیں تھا اور نہ ہی تیری ماں بدکار تھی۔

(5)"ذٰلِكَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْهِ یَمْتَرُوْنَ o" (مریم:۳۵) ترجمہ۔ یہ ہے عیسیٰ ابن مریم۔ یہ وہ حق بات ہے جس میں وہ شک کر رہے ہیں۔

(6)إِذْ قَالَتِ الْمَلآئِكَةُ یَا مَرْیَمُ إِنَّ اللّٰهَ یُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِیْحُ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ وَجِیْهًا فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ۔ (ال عمران۔۴۶) جب فرشتوں نے کہا اے مریم! یقیناً اللہ تجھے اپنے پاس سے ایک کلمہ کی بشارت دیتا ہے جس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوگا۔ وہ دنیا اور آخرت میں وجیہ اور مقربوں میں سے ہوگا۔

(7)وَالَّتِیْ أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِیْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنَاهَا وَابْنَهَا آیَةً لِّلْعَالَمِیْنَ (الانبیاء۔۹۲) اور وہ خاتون جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی تھی۔ پس ہم نے اُس میں اپنی رُوح پھونکی اور اُسے اور اُسکے بیٹے کو تمام جہانوں کیلئے ایک نشان بنا دیا۔

عزیزم رشید احمد صاحب:۔ خاکسار اپنے مضامین اور خطبات میں اکثر حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے متعلق محمدی مریم ہونے کے الفاظ استعمال کرتا ہے۔ اب آپکے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ خاکسار جو حضرت مرزا غلام احمدؑ کیلئے محمدی مریم کی اصطلاح استعمال کرتا ہے۔ آپکے پاس یعنی خاکسار کے پاس حضرت مرزا صاحبؑ کے محمدی مریم ہونے کا کیا ثبوت ہے؟؟ جواباً گذارش ہے کہ خاکسار اب حضرت مرزا غلام احمدؑ کا وہ الہامی کلام پیش کرتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے نہ صرف آپ کو مریم قرار دیا بلکہ موسوی مریم علیہ السلام کی طرح آپ کو ایک زکی غلام کی بشارت سے بھی نوازا۔ واضح رہے کہ بالکل موسوی سلسلہ کی مریم کی طرح محمدی سلسلہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے پہلے ایک اُمتی فرد حضرت مرزا غلام احمدؑ کو مریمی روحانی مقام بخشا اور پھر موسوی مریم علیہ السلام کی طرح اُس میں اپنی طرف سے سچائی کی روح پھونکی اور اُسے ایک زکی غلام کی بشارت بخشی۔ ایک صدی قبل یہ سارا واقعہ بالکل اسی طرح ہوا جس طرح دو ہزار سال پہلے موسوی سلسلہ میں حضرت مریمؑ کیساتھ ہوا تھا۔ جیسا کہ حضرت مرزا غلام احمدؑ کے درج ذیل الہامات سے ظاہر ہے۔

[[محمدی سلسلہ کی مریم اور اُسکی وحی والہام میں اُسے ایک زکی غلام (مسیح عیسیٰ ابن مریم) کی بشارت]]

(1)۱۸۸۳ء:"یَاادَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ یَامَرْیَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ یَااَحْمَدُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ نَفَخْتُ فِیْكَ مِنْ لَّدُنِّیْ رُوْحَ الصِّدْقِ۔" اے آدم۔ اے مریم۔ اے احمد تو اور جو شخص تیرا تابع اور رفیق ہے جنت میں یعنی نجات حقیقی کے وسائل میں داخل ہو جاؤ۔ میں نے اپنی طرف سے سچائی کی روح تجھ میں پھونک دی ہے۔ (تذکرہ صفحہ ۵۵۔ روحانی خزائن جلد ا صفحہ ۵۹۰ تا ۵۹۱)

(2)۱۸۸۳ء:۔"فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ یٰلَیْتَنِیْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْیًا مَّنْسِیًّا۔ هُزِّیْۤ اِلَیْكِ بِجِذْعِ

النَّخْلَةِ تُسقِطْ عَلَیْکِ رُطَبًا جَنِیًّا۔ پس اُسے دردزہ مجبور کر کے ایک کھجور کے تنے کی طرف لے گیا۔ کہا اے کاش! میں اس سے پہلے مرجاتی اور میری یاد مٹادی جاتی۔ کھجور کی ٹہنی کو پکڑ کر اپنی طرف ہلا۔ وہ تجھ پر تازہ بتازہ پھل پھینکے گی۔'' (تذکرہ صفحہ ۵۶۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۵۱ وجلد ۱ صفحہ ۲۵۰)

(3) ۱۸۸۳ء:۔ ''لَقَدْ جِئْتِ شَیْئًا فَرِیًّا مَا کَانَ اَبُوْکِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّ مَا کَانَتْ اُمُّکِ بَغِیًّا۔'' (اے مریم) تو نے بہت بُرا کام کیا ہے۔ تیرا باپ تو بُرا آدمی نہیں تھا اور تیری ماں بھی بدکار نہیں تھی۔ (تذکرہ صفحہ ۵۷۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۵۱)

حضرت مرزا غلام احمدؑ اپنے مذکورہ بالا الہام کے سلسلہ میں ایک نوٹ لکھتے ہیں۔ خاکسار یہ نوٹ یہاں درج کرتا ہے۔ آپؑ لکھتے ہیں:۔

''اِس (مذکورہ بالا۔ ناقل) الہام پر مجھے یاد آیا کہ بٹالہ میں فضل شاہ یا مہر شاہ نام ایک سیّد تھے جو میرے والد صاحب سے بہت محبت رکھتے تھے اور بہت تعلق تھا جب میرے دعویٰ مسیح موعود ہونے کی کسی نے اُن کو خبر دی تو وہ بہت روئے اور کہا کہ اِنکے والد صاحب بہت اچھے آدمی تھے یعنی یہ شخص کس پر پیدا ہوا اِن کا باپ تو نیک مزاج افترا کے کاموں سے دور اور سیدھا اور صاف دل مسلمان تھا ایسا ہی بہتوں نے کہا کہ تم نے اپنے خاندان کو داغ لگایا کہ ایسا دعویٰ کیا۔'' (روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحات ۵۱، ۵۲ حاشیہ)

(4) ۱۸۸۳ء:۔ ''اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ۔ وَ لِنَجْعَلَہٗ اٰیَۃً لِّلنَّاسِ وَ رَحْمَۃً مِّنَّا وَ کَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا۔ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْہِ تَمْتَرُوْنَ۔'' کیا اللہ اپنے بندہ کے لیے کافی نہیں۔ اور ہم اس کو لوگوں کے لیے ایک نشان بنا دینگے اور اپنی طرف سے رحمت اور یہ بات اِبتداء سے مقدر تھی۔ اور ایسا ہی ہونا تھا۔ یہی قول حق ہے جس میں لوگ شک کر رہے ہیں۔ (روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۵۱)

(5) ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء:۔ خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے (جل شانہ وعزاسمہ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ۔۔۔ ''میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرّعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیّت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لیے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور اِحسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا۔ تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں۔ موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کیساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کیساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں۔ کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا اُنہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔ اور خدا کے دین اور اُسکی کتاب اور اُسکے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو اِنکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو۔ کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اُس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اِس کو مقدّس روح دی گئی ہے۔ اور وہ

رجس سے پاک ہے۔وہ نوراللہ ہے۔مبارک وہ جوآسمان سے آتا ہے۔
اُسکے ساتھ فضل ہے۔جواُس کے آنے کے ساتھ آئیگا۔وہ صاحب شکوہ اورعظمت اوردولت ہوگا۔وہ دُنیامیں آئے گااوراپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔وہ کلمۃ اللہ ہے۔کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اُسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا۔اوردل کا حلیم۔اورعلوم ظاہری وباطنی سے پُر کیا جائے گا۔اوروہ تین کو چارکرنے والا ہوگا۔(اِسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے)دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔فرزند دلبند گرامی ارجمند۔مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَ الْاٰخِرِ۔مَظْهَرُ الْحَقِّ وَ الْعَلَآءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔جس کا نزول بہت مبارک اورجلال اِلٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔نورآتا ہے نور۔جس کوخدانے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسُوح کیا۔ہم اِس میں اپنی رُوح ڈالیں گے۔اورخدا کا سایہ اُس کے سر پر ہوگا۔وہ جلد جلد بڑھے گا۔اوراَسیروں کی رُستگاری کا موجب ہوگا۔اورزمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔اورقومیں اُس سے برکت پائیں گی۔تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔وَ كَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔"(اِشتہار ۲۰رفروری ۱۸۸۶ء۔مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحات ۱۰۰ تا ۱۰۲)

(6) ۱۳/اپریل ۱۸۹۹ء:۔"اِصْبِرْ مَلِيًّا سَاَهَبُ لَكَ غُلَامًا زَكِيًّا۔"یعنی کچھ تھوڑا عرصہ صبر کرمیں تجھے ایک زکی غلام عنقریب عطا کرونگا (تذکرہ صفحہ ۲۷۷۔روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۶)

(7) ۱۶/دسمبر ۱۹۰۵ء:۔"قَالَ رَبُّكَ اِنَّهٗ نَازِلٌ مِّنَ السَّمَآءِ مَا يُرْضِيْكَ رَحْمَةً مِّنَّا وَ كَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔ قَرُبَ مَاتُوْعَدُوْنَ۔(۲) اَمَرْتُ نَافِذًا۔(۱) تیرا رب کہتا ہے کہ ایک اَمر آسمان سے اُترے گا جس سے تو خوش ہوجائے گا۔یہ ہماری طرف سے رحمت ہے اور یہ فیصلہ شدہ بات ہے جو اِبتداء سے مقدر تھی۔وہ وقت قریب آ گیا جس کا تم کو وعدہ دیا جاتا تھا۔(۲) میں نے یہ حکم نافذ کر دیا ہے۔یعنی اَٹل ہے۔"(تذکرہ صفحہ ۴۹۶۔الحکم جلد ۹ نمبر ۴۴ مورخہ ۱۷دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۴)

(8) ۶،۷ نومبر ۱۹۰۷ء:۔"سَاَهَبُ لَكَ غُلَامًا زَكِيًّا۔رَبِّ هَبْ لِيْ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً۔اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهٗ يَحْيٰى۔اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِيْلِ۔" (الحکم جلد ۱۱ نمبر ۴۰، ۱۰ نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ بحوالہ تذکرہ ۶۲۶)۔ترجمہ۔میں ایک زکی غلام کی بشارت دیتا ہوں۔اے میرے خدا پاک اولاد مجھے بخش۔میں تجھے ایک غلام کی بشارت دیتا ہوں جس کا نام یحییٰ ہے۔کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے ربّ نے اصحاب فیل کیساتھ کیا کیا۔

(9) اللہ تعالیٰ محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔۔۔

زِ درگاہِ خدا مَردے بصد اعزاز می آید　　مبارک بادت اے مریم کہ عیسیٰ باز می آید

ترجمہ۔خدا کی درگاہ سے ایک مرد بڑے اعزاز کیساتھ آتا ہے۔اَے مریم تجھے مبارک ہو کہ عیسیٰ دوبارہ آتا ہے۔(تذکرہ صفحہ ۶۸۴ بحوالہ مکتوب پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ صفحہ ۶)

اُمت محمدیہ میں حضرت مرزا غلام احمدؑ واحد مریمی روحانی وجود۔حضرت مرزا غلام احمدؑ حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں:۔

''اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں اِس اُمت کے بعض افراد کو مریم سے تشبیہ دیتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ وہ مریم عیسیٰ سے حاملہ ہوگئی اور اب ظاہر ہے کہ اِس اُمت میں بجز میرے کسی نے اِس بات کا دعویٰ نہیں کیا کہ میرا نام خدا نے مریم رکھا اور پھر اس مریم میں عیسیٰ کی روح پھونک دی ہے اور خدا کا کلام باطل نہیں۔ضرور ہے کہ اس اُمت میں کوئی اِس کا مصداق ہو۔۔۔پس اس تمام اُمت میں وہ میں ہی ہوں میرا ہی نام خدا نے براہین میں پہلے مریم رکھا اور بعد اس کے میری ہی نسبت یہ کہا کہ ہم نے اس مریم میں اپنی طرف سے روح پھونک دی اور پھر روح پھونکنے کے بعد مجھے ہی عیسیٰ قرار دیا۔پس اس آیت (تحریم۔۱۳۔ناقل) کا میں ہی مصداق ہوں۔میرے سوا تیرہ (۱۳۰۰) سو برس میں کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ پہلے خدا نے میرا نام مریم رکھا اور مریم میں اپنی طرف سے روح پھونک دی۔جس سے میں عیسیٰ بن گیا۔خدا سے ڈرو۔اس میں فکر کرو۔'' (روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحات ۳۵۰، ۳۵۱ حاشیہ)

عزیزم رشید احمد صاحب:۔اب میں آپکے سوالوں یا اعتراضوں کی طرف آتا ہوں۔آپ خاکسار کے مورخہ ۱۸ر دسمبر ۲۰۱۵ء کے خطبہ جمعہ کے حوالہ سے لکھتے ہیں:۔

"I have watched this video many times. You have explained nothing. Some time you have said that the grave of Muhammad PBUH cannot be undone and bury in another body in the same grave."

سوال نمبر ۱:۔ ''میں نے یہ ویڈیو (خطبہ جمعہ مورخہ ۱۸ر دسمبر ۲۰۱۵ء) کئی دفعہ دیکھی ہے۔آپ نے کسی شئے کی بھی وضاحت نہیں کی ہے۔بعض دفعہ آپ نے کہا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی قبر کو کھولا نہیں جائے گا اور اُسی قبر میں ایک اور جسم کو بھی دفن کیا جائے گا۔''

الجواب:۔۔۔۔خاکسار نے اپنے مورخہ ۱۸ر دسمبر ۲۰۱۵ء کے خطبہ جمعہ کے آخر میں اختصار کیساتھ تقریباً ہر اہم بات کی وضاحت کی ہے۔جیسا کہ آپ فرمارہے ہیں میں نے اپنے خطبہ میں یہ نہیں کہا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی اصلی قبر کو کھولے بغیر اُسی قبر میں ایک اور جسم یعنی موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم کو دفن کیا جائے گا۔آپ دوبارہ خطبہ جمعہ سُن کر اپنی تسلی کر لیجئے۔آگے آپ فرماتے ہیں:۔

"Some time you said that there is space reserved for Essa ibne Mariam."

سوال نمبر ۲:۔ ''بعض دفعہ آپ نے یہ کہا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم کیلئے جگہ مخصوص کی ہوئی ہے۔''

الجواب:۔۔۔۔عزیزم محترم یہ خاکسار نہیں کہہ رہا بلکہ اُمت محمدیہ کا اس پر اتفاق ہے کہ روضہ رسول ﷺ میں ایک چوتھی قبر کی جگہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق نزول فرمانے والے موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم کی تدفین کیلئے چھوڑی ہوئی ہے۔اور میں نے گذشتہ صفحات میں اہل سنت والجماعت کے مولانا جناب سیّد ظفر اللہ شاہ صاحب کا حوالہ بھی پیش کر دیا ہے۔علاوہ اِسکے میں یہاں وہ حوالہ بھی نقل کر دیتا ہوں جس کا خاکسار نے اپنے مذکورہ خطبہ جمعہ میں ذکر کیا تھا۔محمد الیاس عادل اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:۔

''مرض الموت کی حالت میں کسی نے آپ (حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ۔ناقل) سے کہا کہ اگر آپ مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوتے (یعنی وہاں پر دارالخلافہ ہوتا) اور وہاں پر آپکا انتقال ہوتا تو آپ کو رسول کریم ﷺ کے روضہ انور میں جو چوتھی جگہ خالی ہے وہاں دفن کیا جاتا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے فرمایا، اللہ کی قسم! اگر سوائے عذاب جہنم کے اللہ ربّ العزت مجھے ہر طرح کے عذاب دے دیتا تو مجھے بخوبی

منظور تھا مگر یہ گوارا نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو یہ معلوم ہو کہ میں اپنے آپ کو رسول کریم ﷺ کے پہلو میں دفن ہونے کے قابل سمجھتا ہوں۔"

(حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ صفحہ ۱۸۷ بحوالہ تاریخ خلفاء)

اپنی ای میل میں آگے آپ فرماتے ہیں:۔

"Some time you have said the other body may be buried near the grave of Muhammad PBUH. You have not said one word about the haqeeqat."

سوال نمبر ۳:۔ بعض دفعہ آپ نے کہا ہے کہ دوسرے وجود کو محمد ﷺ کی قبر کے قریب دفن کیا جائے گا ۔آپ نے حقیقت کے بارے میں ایک لفظ بھی نہیں کہا ہے۔"

الجواب:۔۔۔ عزیزم محترم اگر میں نے اپنے مذکورہ خطبہ جمعہ میں یہ کہا تھا کہ ممکن ہے کہ موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم کو روضہ رسول ﷺ کے اندر یا روضہ کے باہر دفن کیا جائے تو میں نے اس میں کونسی غلط بات کہی ہے؟ یہ تو اُمت محمدیہ کا متفقہ عقیدہ ہے جس کا میں نے اپنے مذکورہ خطبہ میں بھی ذکر کیا تھا۔ اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم کے حوالہ سے موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم کی تدفین کے سلسلہ میں کوئی بھی اس سے زائد نہیں کہہ سکتا۔ میں نہیں سمجھتا کہ آپ اس سلسلہ میں خاکسار سے کونسی زائد حقیقت جاننا چاہتے ہیں؟؟

آگے آپ فرماتے ہیں:۔

"MGA was buried hundreds of miles away from the grave of Muhammad PBUH. You have not shown any possibility how MGA could be close to Muhammad PBUH."

سوال نمبر ۴:۔ "مرزا غلام احمدؑ محمد ﷺ کی قبر سے سینکڑوں میل دور دفن ہیں۔ آپ نے کسی ایسے امکان کی وضاحت نہیں کی کہ کیسے مرزا غلام احمدؑ محمد ﷺ کے قریب ہو سکتے ہیں۔"

الجواب:۔۔۔ امام مہدی و مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ مثیل مصطفیٰ ﷺ تھے۔ آپ کا روحانی مقام بہت بلند ہے۔ آپؑ اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں۔ ؎ میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بیشمار

خاکسار تو اپنے آپ کو آپؑ کے پاؤں کی خاک بھی نہیں سمجھتا۔ اس عاجز نے جو کچھ پایا ہے وہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی برکت اور محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کی دعا کا فیض پایا ہے۔۔۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق اُمت محمدیہ میں ایک سے زیادہ موعود مسیحوں کا نزول ہونا ہے۔ اور پیارے نبی ﷺ نے جس موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم کے متعلق فرمایا ہے کہ "ثُمَّ یَمُوْتُ فَیُدْفَنُ مَعِیَ فِیْ قَبْرِیْ فَاَقُوْمُ اَنَا وَ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ فِیْ قَبْرٍ وَاحِدٍ بَیْنَ اَبِیْ بَکْرٍ وَ عُمَرَ۔ پھر وہ فوت ہونگے اور میرے ساتھ میری قبر میں دفن کیے جائیں گے۔ پھر میں اور عیسیٰ ابن مریم ایک ہی قبر سے ابوبکرؓ اور عمرؓ کے درمیان سے اُٹھیں گے۔"

آنحضرت ﷺ کی مذکورہ بالا حدیث کے مطابق نزول فرمانے والا موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ نہیں تھے بلکہ

وہ آپکا موعود زکی غلام ہے جو چلہ ہوشیاپور کے دوران آپکی دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں آپ کو بخشا گیا تھا۔اور اِسی موعود زکی غلام مسیح الزماں کی الہامی پیشگوئی کے مصداق ہونے کا خاکسار کا دعویٰ ہے۔اور میں اللہ تعالیٰ کے انکشاف کے مطابق وہی موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم بھی ہوں جس کے متعلق آنحضرت نے ارشاد فرمایا ہوا ہے کہ وہ میرے ساتھ میری قبر میں دفن ہوگا۔اس سے یہ ہرگز مراد نہیں ہے کہ نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ کی لحد مبارک کو کھول کر موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم کو اُس میں دفن کیا جائے گا۔ایسی ہرگز کوئی بات نہیں ہے بلکہ موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق آپ ﷺ کے روضہ مبارک کے اندر آنجناب ﷺ کے قدموں میں دفن ہوگا انشاءاللہ تعالیٰ۔عزیزم رشید احمد صاحب۔اگر میں نے اپنے مورخہ ۱۸ر دسمبر ۲۰۱۵ء کے خطبہ جمعہ میں بعض باتوں کی وضاحت نہیں کی تھی تو اب خاکسار کے اِس مضمون میں اِن کی بھی الحمدللہ وضاحت ہوچکی ہے۔۔۔گر قبول اُفتد زہے عزّ و شرف

خاکسار

مردِحق کی دُعا

عبدالغفار جنبہ۔کیل، جرمنی

موعود زکی غلام مسیح الزماں (موعود مجدد صدی پانزدہم)

مورخہ ۲۲ر جون ۲۰۱۶ء

☆☆☆☆☆☆☆☆